

رول نمبر----- (امیدوار خود پُر کرے) (تعلیمی سیشن 2018-2020 تا 2021-2023)

وقت : 2.40 گھنٹے

222 - (انٹر پارٹ-I)

اردو (لازمی)

کل نمبر : 80

(دوسرا گروپ)

پرچہ : I (انشائیہ طرز)

(حصہ اول) 42-44

8,1,1

2- (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے :

ہلال خنجر قومی عطیہ ہے شہیدوں کا جو خود قربان ہو کر ، بھر گئے دامن نویدوں کا
حسینؑ ابن علیؑ کے اسوۂ مردانہ کا پرچم برائے شمع ملت ، سوزش پروانہ کا پرچم

9,1

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے :

ذکر اغیار سے ہوا معلوم حرفِ ناصح بُرا نہیں ہوتا
تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا
تم مرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا
(حصہ دوم)

10,3,1,1

3- سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جز کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی تحریر کیجیے :

(الف) میر بادشاہ میرے پاس آئے تھے۔ تمہاری خیر و عافیت ان سے معلوم ہوئی تھی۔ میر قاسم علی صاحب مجھ سے نہیں ملے۔ پرسوں سے

نواب مصطفیٰ خاں صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک ملاقات ان سے ہوئی ہے۔ ابھی یہیں رہیں گے، بیمار ہیں، احسن اللہ خاں
معالج ہیں، فصد ہو چکی ہے، جونکیں لگ چکی ہیں، اب مسہل کی فکر ہے، سوا اس کے سب طرح کی خیر و عافیت ہے۔

3- (ب) ایک دو غلط فہمیاں البتہ ضرور رفع کرنا چاہتا ہوں۔ لاہور پنجاب میں واقع ہے لیکن پنجاب اب پنج آب نہیں رہا۔ اس پانچ دریاؤں کی

سرزمین میں اب صرف ساڑھے چار دریا بستے ہیں اور جو نصف دریا ہے وہ تو اب بننے کے قابل ہی نہیں رہا۔ اس کو اصطلاح میں راوی
ضعیف کہتے ہیں۔ ملنے کا پتہ یہ ہے کہ شہر کے قریب دوپل بنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے ریت میں یہ دریا لینا رہتا ہے، بننے کا شغل

عرصے سے بند ہے۔ اس لئے یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ شہر دریا کے دائیں کنارے پر واقع ہے یا بائیں کنارے پر۔

4- کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھیے اور مصنف کا نام بھی لکھیے : (الف) اپنی مدد آپ۔ (ب) دوستی کا پھل۔

5- دلاور فگار کی نظم ”لوکل بس“ کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

6- دو بزرگوں کے درمیان بچپن کی سنہری یادوں کے حوالے سے ہونے والی گفتگو کو مکالماتی انداز میں لکھئے۔ یا عید الاضحیٰ کے دن کی زوداد لکھئے۔

7- کالج کے پرنسپل کے نام جرمانہ معافی کی درخواست تحریر کیجیے۔

8- درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے :

عشق ایک خاصہ پیہم آرزو ہے۔ اقبال کا تصور عشق ہمارے دوسرے شعراء کے نام نہاد رسمی عشق سے بالکل مختلف ہے۔ ان کے ہاں وہ زندگی کا
ایک زبردست محرک عمل ہے۔ اقبال ”عشق سے تسخیر فطرت کا کام لیتا ہے اور اس کے ذریعے اپنے دل کو کائنات سے متحد بھی کرتا ہے۔ اس کی
بدولت انسان کی نظرات ہی بلند ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی ہمت مردانہ کے سامنے جبریلؑ کو صید زبوں سمجھنے لگتا ہے اور اپنے وجدان کی کند سے ذات
یزداں پر قابو پانے کے منصوبے سوچتا ہے۔ یہ ایک وجدانی کیفیت ہے جس کا خاصہ مستی انہماک اور جذب کلی ہے۔